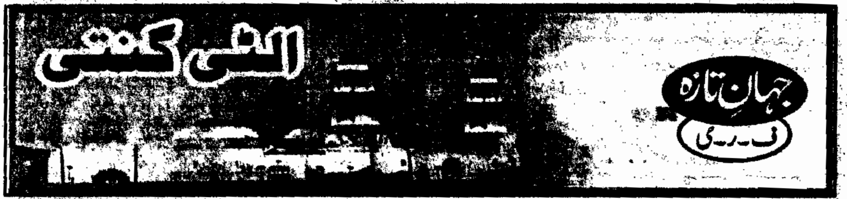

الٹی گنتی

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش سے بھی پہلے اس کی زندگی کے دن مقرر فرما دیئے یعنی اس کی حیات کی گنتی کر دی اور وہ گنتی اس کی دنیوی زندگی کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے جو کہ ہمیشہ سیدھی ہی ہوتی ہے جس میں الٹی کا تصور تک نہیں آپ غور فرمائیں ہر شخص اپنے بیٹے بھائی یا کسی بھی عزیز کی زندگی بتاتے ہوئے ہمیشہ سیدھی گنتی سے ہی اس کی عمر کے ماہ و سال کا تذکرہ کریگا کبھی کسی نے گنتی کو الٹا کرتے ہوئے یہ نہیں بتایا کہ اب اس کی حیات کا دنیا میں اتنا عرصہ باقی رہ گیا ہے یہ تقریباً ہر انسان کی فطرت میں شامل رہا ہے کہ وہ دوسروں کی زندگی پر بڑی گہری نظر رکھتا ہے لیکن اپنے شب و روز سے وہ اگر کلی نہیں تو جزوی طور پر ضرور بے خبر رہنے کی کوشش کرتا ہے آپ ہر دوسرے تیسرے سال (بہ شرط یہ کہ سول حکومت ہو فوجی نہ ہو۔ میں نے حکومت کہا ہے آمریت نہیں کیونکہ آمریت فوجی بھی ہو سکتی ہے اور جمہوری اور شخصی بھی) کسی نہ کسی شخصیت کے متعلق یہ کہنا اور سننا شروع کر دیتے ہیں کہ اب الٹی گنتی شروع ہو چکی ہے ان دنوں بھی ملک کی اہم شخصیت کے متعلق برملا اور سرعام یہ ورد جاری ہے کہ اب ایوان صدر زرداری جیسے شخص اور حکومتی راہداریاں اس کے وزراء اور مشیروں جیسی مخلوق سے خالی ہونے والے ہیں اور پھر اس راگنی میں ہر کوئی اپنے اپنے قد کاٹھ کے مطابق حصہ ڈالنے میں مصروف ہے سوائے اپنے ''حضرت مولانا'' کے شاید وہ این آر او پر ہونے والی سرمایہ کاری کے نقصان کا غم اٹھائے ہوئے ابھی تک سنبھلی نہیں سکے کیونکہ مولانا صاحب نے جو سودے بازی کر رکھی تھی اس پر ایم کیو ایم نے لات ماردی ہے انہیں شاید ڈیمانڈ کے مطابق وصولی و ادائیگی کا مرحلہ مکمل ہونے والا تھا کہ کچھ مہربانوں نے لٹیا ہی ڈبو دی یا پھر وہ حالات کو بھانپتے ہوئے آئندہ کی منصوبہ بندی میں مصروف ہیں جس کی وجہ سے ان کے فرمودات اور ''فرمان عالی'' سے اب تک قوم محروم ہے۔ خیر قومی و ملکی افق پر تو مطلع چند دن تک صاف ہو جائیگا۔ لیکن ایسی صورتحال میں اپنے قارئین کی خدمت میں چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم روزانہ دوسروں کے بارے دوسروں کے بیان پڑھتے سنتے ہیں کبھی ہم نے غور کیا ہے کہ ہماری زندگی کے شب و روز بھی گنے جا رہے ہیں کبھی ہم نے فکر کی ہے کہ جب ہماری گنتی پوری ہو جائے گی تو ہمیں بھی دنیا خالی کرنا ہوگی اور آخرت کی زندگی کو اختیار کرنا ہوگا اگر یہ فکر ہم